بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
فون ۴۴۹
جلد ۷۲/۳۳ بدھ ۹ شوال ۱۴۰۳ھ ۲۰ وفا ۱۳۶۲ ہش، ۲۰ جولائی ۱۹۸۳ء نمبر ۶۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گیسٹ ہاؤس خدام الاحمدیہ "سرائے خدمت" کی دوسری منزل کا سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے پُرسوز دعاؤں سے سنگِ بنیاد رکھا

چار لاکھ روپے کی مالیت سے تعمیر ہونے والی یہ عمارت جلسہ سالانہ تک مکمل ہو جائے گی انشاء اللہ

ربوہ: ۱۶ وفا/جولائی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پُرسوز دعاؤں کے ساتھ آج یہاں شام سات بجے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے گیسٹ ہاؤس سرائے خدمت کی دوسری منزل کا سنگِ بنیاد رکھا۔ چار لاکھ روپے کی مالیت سے تعمیر ہونے والی یہ دوسری منزل جلسہ سالانہ ۱۹۸۳ء تک مکمل ہو جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ سات بجے احاطہ "ایوان محمود" میں تشریف لائے گیسٹ ہاؤس کی چھت پر تشریف لا کر حضور نے ایک اینٹ اپنے دستِ مبارک میں پکڑ کر دعا کی اور پھر اس اینٹ کو بنیاد میں نصب فرمایا۔ حضور کے بعد محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال خرچ نے اینٹ نصب فرمائی۔ اس کے بعد تحریک جدید کے وکیل اعلیٰ اور سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ محترم چوہدری حمید اللہ صاحب نے اینٹ نصب فرمائی۔ اس کے بعد صدر انجمن احمدیہ کے ناظر صاحبان اور وکلاء نے اینٹیں رکھیں ان میں محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم اے سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ و ناظر تعلیم اور محترم میر مسعود احمد صاحب وکیل صد سالہ جوبلی منصوبہ شامل تھے۔ بعد ازاں افسر حفاظت سکواڈرن لیڈر (ریٹائرڈ) محترم مشتاق احمد شائق صاحب نے اینٹ رکھی۔ بعد ازاں صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ محترم محمود احمد صاحب اور نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب نے اینٹیں رکھیں۔ قائدین اضلاع کی نمائندگی میں مکرم شمیم پرویز صاحب قائد ضلع جھنگ نے اینٹ رکھی۔ اطفال کی نمائندگی میں ایک طفل عزیز عطاء المومن ابن مکرم رفیق احمد صاحب مرحوم نے اینٹ رکھی۔ یہ طفل دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے چوکیدار مکرم محمود احمد صاحب کا نواسہ ہے۔

بعد ازاں حضور نے اجتماعی دعا کرائی اور تشریف لے گئے۔ بعد ازاں اس موقعہ پر ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کیا گیا۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے بتایا کہ اس دوسری منزل کی تعمیر کے جملہ اخراجات خدام و دیگر احباب جماعت کے عطیات سے پورے کئے جائیں گے انہوں نے خدام اور دیگر احباب سے اپیل کی کہ وہ اس ضمن میں جلد تر اپنے عطیات بھجوائیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے گیسٹ ہاؤس سرائے خدمت کی دوسری منزل کا نقشہ مکرم محمود احمد ملک صاحب ریٹائرڈ ڈویژنل انجینئر ریلوے (آف حیات انجینئرنگ کارپوریشن ربوہ) لاہور نے بنایا ہے اور وہی اس کی تعمیر کے جملہ امور کی نگرانی کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ اس دوسری منزل کی دیواریں گراؤنڈ فلور کی دیواروں کے عین اوپر تعمیر کی جائیں گی اس میں دو بڑی ڈارمیٹریز ہونگی جن میں مجموعی طور پر ۷۰ مہمانوں کے قیام کی گنجائش ہو گی۔ اس کے علاوہ تین بیڈروم ہوں گے۔ غسلخانے اور بیت الخلاء اس کے علاوہ ہوں گے اوپر جانے کا راستہ شمالی سمت سے خوبصورت سیڑھی بنا کر تعمیر کیا جائیگا اوپر والی منزل کا مسقف حصہ COVERED AREA تین ہزار مربع فٹ ہوگا۔ انہوں نے احباب کرام سے درخواست کی کہ اس تعمیر کے بروقت اور کامیابی سے مکمل ہونے کی دعا کریں۔

—•—

نصرت ہائی سکول بنجول (گیمبیا) میں دو تقاریب

تاریخ احمدیت میں گیمبیا (مغربی افریقہ) کے ملک کو یہ سعادت حاصل ہوئی کہ اس کے صدر سنگھاٹے نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کسی کپڑے کے لئے درخواست کی تھی اور نیز اس الہام کے مصداق ہوئے۔

"یا رب شاہ تیرے کپڑوں سے
برکت ڈھونڈیں گے"

اس سعادت بزور بازو نیست
اس ملک گیمبیا سے مرزا عبد الحق صاحب استاذ نصرت ہائی سکول اطلاع دیتے ہیں کہ مغربی افریقہ میں شب معراج کو ایک اسلامی تقریب کی طرح منایا جاتا ہے چنانچہ نصرت ہائی سکول کی اسلامک سوسائٹی کے تحت معراج النبی پر جلسہ زیر صدارت مکرم محمد محمود اقبال صاحب قائمقام پرنسپل ۱۲ مئی کو منعقد کیا گیا۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ قاری نے سورۃ النجم کی آیات تلاوت کیں۔

اس تقریب کے مہمان خصوصی مکرم مولانا داؤد احمد حنیف امیر و مشنری انچارج تھے آپ نے واقعہ معراج کو پوری تفصیل سے بیان کیا۔ تقریر کے آخر میں آپ نے طلباء کے سوالات کے جوابات دیئے۔ مکرم لامین بی صدر سوسائٹی نے معزز مہمان کے معلوماتی خطاب پر آپ کا شکریہ ادا کیا اور دعا پر یہ مبارک تقریب ختم ہوئی۔

دوسری تقریب سکول میں ۱۱ مئی کو منعقد ہوئی اس تقریب کی غرض اولیول امتحان میں شامل ہونے والے طلباء کو الوداع کہنا تھا۔ اس تقریب میں حسب معمول روایات طلباء کو ان کی مستقبل کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔

اس تقریب میں مہمان خصوصی مکرم داؤد احمد صاحب حنیف امیر و مشنری انچارج تھے۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن سے ہوا۔ جو طالب علم محمد وکاہ نے کی۔ ازاں بعد مس ریان (برٹش والنٹیر کور) نے مہمان خصوصی کا تعارف کروایا۔ جس کے بعد محترم امیر صاحب نے طلباء کو سچائی، امانت، اور مسلسل محنت کے بنیادی اصولوں کو اپنانے کے لئے کہا تاوہ اپنی زندگی میں کامیابی حاصل کر سکیں۔ آپ کے بعد فارم V کے ایک دوسرے کلاس ٹیچر جناب سید عبد المومن نے مختصر خطاب کیا۔

مہمان خصوصی کے خطاب کے بعد سکول کے ہیڈ بوائے (Head Boy) قاسم صالح نے معزز مہمان خصوصی کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے یقین دلایا کہ اس مادر تعلیم کے فارغ التحصیل طلباء سکول کے نام اور شہرت میں اضافہ کا باعث بنیں گے۔ آپ نے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا اس مادر علمی نے اس علمی نکھار پر شب و روز جو محنت کی ہے اس کے لئے وہ اساتذہ اور اساتذہ کے شکر گزار ہیں۔

قومی ریڈیو نے سکول کی طرف سے جاری کردہ پریس ریلیز پر مشتمل تفصیلی خبر محترم امیر صاحب کے خطاب کو خبروں کے قومی نشریوں میں انگریزی اور دیگر مقامی زبانوں میں نشر کیا۔ (وکالت تبشیر)

اخبار احمدیہ

—•— ربوہ ۱۹ وفا/جولائی۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

غنودگی بہت ہے۔ کمزوری اور ٹانگوں میں تکلیف ہے۔

احباب کرام خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

آمد والے ہر فرد کا نام بجٹ میں شامل ہونا ضروری ہے۔
(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبد الحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۹ شوال ۱۴۰۳ھ

۲ وفا ۱۳۶۲ ہش

حسین اسلامی معاشرہ کا قیام

اور

جماعت احمدیہ کی ذمہ داری

اسلام کی لازوال و بے مثال تعلیم پر عمل پیرا ہونے سے ایک ایسا حسین معاشرہ معرض وجود میں آتا ہے جس میں امیر و غریب باہم شیر و شکر ہو کر زندگی گزارتے ہیں اور انہیں یکساں عزت و احترام کا مستحق گردانا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ نے عزت کا معیار دولت اور امارت کو نہیں بلکہ تقویٰ کو قرار دیا ہے جو بھی متقی ہے خواہ وہ امیر ہو یا غریب تکریم کے لائق ہے۔ اگر ایک شخص بظاہر غریب ہے لیکن متقی ہے وہ یقیناً اس امیر سے زیادہ لائق تکریم ہے جو متقی نہیں یا جس کا تقویٰ ابھی خام ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مسلمانوں کو یہ امر بطور خاص ذہن نشین کرایا ہے کہ اگر تم چاہتے ہو کہ تم اللہ کی نگاہ میں معزز قرار پاؤ تو تقویٰ اختیار کرو۔ چنانچہ فرمایا:۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ۝

(الحجرات آیت ۱۴)

ترجمہ:۔ اے لوگو! ہم نے تم کو مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے اور تم کو کئی گروہوں اور قبائل میں تقسیم کر دیا ہے تاکہ تم ایک دوسرے کو شناخت کر سکو۔ اللہ کے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ معزز وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ اللہ یقیناً بہت علم رکھنے والا اور بہت خبر رکھنے والا ہے۔

یہ ایسی انقلاب انگیز تعلیم ہے جس سے معاشرہ میں اونچ نیچ اور ہر قسم کی ناہمواری کی جڑ کٹ جاتی ہے۔ اور سب ایک ہی سطح کے انسان شمار ہو کر اور باہم شیر و شکر ہو کر زندگی گزارنے لگتے ہیں۔

جب عزت کا معیار تقویٰ قرار پا گیا تو پھر ضروری ہوا کہ سوسائٹی کا کوئی طبقہ اپنی دولت اور قومیت کی وجہ سے اپنے آپ کو دوسروں سے برتر نہ سمجھے اور دوسروں کی تحقیر کا مرتکب نہ ہو اسی لئے ساتھ ہی یہ بھی حکم دیا کہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ عَسَىٰ أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِنْ نِسَاءٍ عَسَىٰ أَنْ يَكُنَّ خَيْرًا مِنْهُنَّ ۖ وَلَا تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ ۖ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ ۚ وَمَنْ لَمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝

(الحجرات آیت ۱۲)

ترجمہ:۔ اے مومنو! کوئی قوم دوسری قوم کو حقیر سمجھ کر اس سے ہنسی مذاق نہ کیا کرے ممکن ہے کہ وہ (دوسری قوم) خود ان سے اچھی ہو (یعنی اللہ کے نزدیک ان سے زیادہ متقی ہو) اور نہ کسی قوم کی عورتیں دوسری قوم کی عورتوں کو حقیر سمجھ کر ان سے ہنسی ٹھٹھا کیا کریں۔ ممکن ہے کہ اس دوسری قوم کی عورتیں ان سے بہتر ہوں (یعنی عند اللہ زیادہ متقی اور پرہیزگار ہوں) نہ ہی تم ایک دوسرے پر طعن کیا کرو اور نہ ایک دوسرے کو برے ناموں سے یاد کیا کرو کیونکہ ایمان کے بعد اطاعت سے نکل جانا ایک بہت ہی برے نام کا مستحق بنا دیتا ہے۔ (یعنی فاسق کا) اور جو توبہ نہ کرے وہ ظالم ہوگا۔

یہ ایسے پیارے اور دل موہ لینے والے معاشرتی احکام ہیں کہ ان پر عمل پیرا ہونے سے باہمی ہمدردی و مواخات ایک دوسرے کے احترام اور بھائی چارہ کی فضا قائم ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ اسی لئے ان کے نہایت حسین نتیجہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مزید فرمایا:۔

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝

(الحجرات آیت ۱۱)

ترجمہ:۔ مومنوں کا آپس میں بھائی بھائی کا رشتہ ہے۔ پس تم اپنے دو بھائیوں کے درمیان جو باہم لڑتے ہوں صلح کرا دیا کرو۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

یہ ان معاشرتی احکام پر عمل پیرا ہونے کا ہی نتیجہ تھا کہ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں ایسا حسین معاشرہ وجود میں آیا کہ فی الحقیقت مومن آپس میں بھائی بھائی بن گئے اور خدا تعالیٰ نے اس حسین معاشرہ کے قیام کا قرآن مجید میں ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا ۚ

(آل عمران آیت ۱۰۴)

یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے اس نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کر دی جس کے نتیجہ میں تم اس کے احسان سے بھائی بھائی بن گئے۔

اسلام کے قائم کردہ اس حسین معاشرے میں امیر بھی ہوتے ہیں اور غریب بھی۔ لیکن جو لوگ نسبتاً متمول اور مالدار ہوتے ہیں تقویٰ کے زیر اثر وہ دل کے مسکین اور عاجزی کی راہیں کرنے والے ہوتے ہیں اور جو کم مائیگی کی وجہ سے نسبتاً مفلس اور نادار ہوں، دل کا غنا اور دل کی تونگری انہیں مفلس نہیں رہنے دیتی۔ بہرحال وقت سب ہی دل کے مسکین اور دل کے تونگر ہوتے ہیں۔ دلوں کی مسکینی اور تونگری کے اس امتزاج سے ہی حسین اسلامی معاشرہ معرض وجود میں آتا ہے اور یہی وہ حسین اسلامی معاشرہ ہے جسے دنیا میں قائم کرنے کی ذمہ داری جماعت احمدیہ کے کندھوں پر ڈالی گئی ہے۔

ضروری اعلان

حضور اقدس کی خدمت میں ڈاک کے سلسلہ میں بعض ضروری ہدایات

۱۔ جملہ احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں جو خطوط لکھے جائیں وہ دعا کی درخواست ہو یا کسی اور مضمون پر مشتمل ہوں۔ ہر خط صاف اور خوشخط لکھنا چاہیئے۔

۲۔ مضمون جامع اور مختصر ہو۔

۳۔ خط پر مکمل نام اور پتہ ضرور درج ہونا چاہیئے۔ مثلاً مکان نمبر۔ گلی نمبر وغیرہ۔ شہر اور مقام نمایاں ہو۔ مربیانِ سلسلہ احمدیہ اور عہدیدارانِ جماعت بھی اپنا ایڈریس لکھا کریں۔ صرف دستخط کرنا کافی نہیں۔

۴۔ لفافہ کے اوپر اپنا پتہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ چٹھی کے اندر مکمل ایڈریس لکھنا چاہیئے۔

۵۔ خط پر تاریخ درج کریں اور کسی پہلے خط کے تسلسل کی صورت میں دفتر کی چٹھی کا حوالہ ضرور دیں۔

۶۔ جن خطوط کا تعلق دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے ساتھ ہو اُن میں پرائیویٹ سیکرٹری کا نام نہیں لکھنا چاہیئے۔ بلکہ عہدہ کے لحاظ سے مخاطب کیا جائے۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا

مکرم اقبال احمد صاحب نجم - سابق مبلغ سپین - ربوہ

نامور نیک اور بزرگ خاتون حضرت رابعہ بصری صاحبہ اپنے زمانہ میں معاملت و معرفت میں اپنا مثل نہ رکھتی تھیں - نہایت مفلس ماں باپ کے ہاں پیدا ہوئیں کہ آپکی پیدائش کے وقت ان کے پاس اتنی استطاعت بھی نہ تھی کہ آپکی ناف کو چرب کر سکیں۔ جب آپ بڑی ہوئیں تو بصرہ میں قحط پڑا - آپ کی تین بہنیں اور تھیں سب متفرق ہو گئیں حضرت رابعہ بھی کہیں کو چل دیں - ایک ظالم نے ان کو پکڑ کر لونڈی بنا لیا اور چند درہم میں فروخت کر دیا - مالک گھر لے گیا اور محنت و مشقت کا کام لیتا تھا اور ایک روز وہ جا رہی تھیں کہ ایک نامحرم سامنے سے آتا دکھائی دیا آپ نے بھاگ کر ایک طرف ہونا چاہا تو گر پڑیں اور ایک ہاتھ ٹوٹ گیا پس خاک پر منہ رکھ کر کہا بارِ خدایا میں غریب بے مادر و پدر اسیر دست شکستہ ہوں مگر ان سب باتوں کا مجھے غم نہیں میں تو تیری رضا چاہتی ہوں کہ تو مجھ سے راضی رہ - اسوقت انہوں نے ایک آواز سنی کہ غم مت کر کل کو تو ایسی ہوگی کہ مقربانِ سماوی تجھ پر ناز کریں گے - پس رابعہ اپنے مالک کے گھر آئیں ہمیشہ روزہ دار رہتیں اور مالک کی خدمت کرتی تھیں - رات بھر نماز میں کھڑی رہتی تھیں - ایک رات مالک بیدار ہوا تو کچھ آواز سنی دیکھا تو رابعہ سجدے میں پڑی تھیں اور کہہ رہی تھیں

"الٰہی تو جانتا ہے کہ میرے دل کی خواہش تیرے فرمان کی موافقت میں ہے اور میری آنکھوں کی روشنی تیری درگاہ کی خدمت میں ہے اگر میرے اختیار میں ہوتا تو ایک ساعت بھی تیری خدمت سے علیحدہ نہ ہوتی مگر تو نے مجھے ایک مخلوق کے قبضہ میں کر دیا اس وجہ سے میں خدمت میں دیر سے آتی ہوں۔"

آقا نے یہ بھی دیکھا ایک نور تھا جو پھیلا ہوا تھا - وہ متفکر ہو گیا - جب صبح ہوئی تو اس نے رابعہ کو بلا کر کہا کہ اگر تم یہاں رہو تو ہم سب تمہاری خدمت کریں گے ورنہ تم آزاد ہو - رابعہ آزاد ہو کر باہر آئیں اور عبادتِ الٰہی کو اپنا شغل بنایا دن رات میں ہزار ہزار نوافل پڑھتی تھیں اور کبھی کبھی حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ کی مجلس میں جاتی تھیں۔ آپ نے ایک عبادت گاہ بنائی جہاں عبادت میں مشغول رہتیں - حج کیلئے روانہ ہوئیں اور مناجات کی کہ اے خدا تو مجھے مل جا چنانچہ کئی بار حج کیا اور عشقِ الٰہی میں ترقی کرتی چلی گئیں -

ایک بار دو شخص آپ کی زیارت کو آئے جو بھوکے تھے کہا اگر کوئی شخص ایسا کھانا لائے جو حلال ہو تو ہم کھائیں رابعہ نے دو روٹیاں تھیں وہی پیش کر دیں اتنے میں ایک سائل نے آواز دی رابعہ نے دونوں روٹیاں سائل کو دیں - وہ لوگ متحیر ہوئے مگر تھوڑی دیر بعد ہی ایک کنیزک گرم روٹیاں لے کر آئی اور کہا کہ بانو نے بھیجی ہیں - رابعہ نے شمار کیں تو اٹھارہ تھیں کہا واپس لے جاؤ کہ تو نے غلطی کی کنیزک نے کہا تمہارے ہی پاس بھیجا ہے انہوں نے کہا تجھے دھوکا ہوا واپس لے جا وہ لے گئی اور اور اپنی مالک سے بیان کیا اس نے دو روٹیاں اور رکھ دیں اور پھر بھیج دیں - رابعہ لے گئیں تو رکھ لیں اور مہمانوں کے سامنے رکھ دیں - وہ کھاتے اور تعجب کرتے تھے پھر ان سے پوچھا کہ کیا راز ہے - کہا جب تم آئے تو مجھے معلوم ہو گیا کہ تم بھوکے ہو - میں نے کہا دو روٹیاں دو بزرگوں کے سامنے کیسے رکھوں - سائل آیا تو اسے میں نے دے دیں اور دعا کی کہ اے خدا تو نے فرمایا ہے کہ ایک کے بدلے دس دیتا ہوں اور اس پر مجھے یقین تھا کہ اللہ میری سنے گا - جب اٹھارہ روٹیاں آئیں تو میں سمجھ گئی کہ تصرف سے خالی نہیں ہیں پس میں نے واپس کر دیں یہاں تک کہ پوری ۲۰ ہو گئیں -

ایک بار رابعہ کی خادمہ پیاز کی چٹنی بنا رہی تھی کہ کئی دن سے کھانا نہیں پکایا تھا اور پیاز کی حاجت تھی اس نے کہا ہمسایہ سے لے لوں حضرت رابعہؒ نے کہا چالیس سال ہوئے میں نے خدا سے عہد کر لیا ہے کہ اس کے غیر سے کچھ نہ مانگوں گی پیاز نہیں تو نہ ہو - اسی وقت ایک پرندہ فضا میں ظاہر ہوا اور نزدیک آیا اس کی چونچ میں ایک چھلی ہوئی پیاز تھی جو وہاں لا کر ڈال گیا -

ایک بار حسن بصریؒ نے رابعہؒ سے کہا کہ تم شوہر کی رغبت نہیں کرتیں - جواب دیا عقد نکاح وجود پر ہوتا ہے اور یہاں وجود کہاں ہے کہ میں اپنی مالک نہیں اسکی مملوک ہوں اسکے سایۂ حکم میں ہوں اسے پیغام دینا چاہیئے - کہا اے رابعہ یہ درجہ تم نے کیسے پایا جواب دیا یوں کہ سب پائی ہوئی چیزوں کو میں نے اسمیں گم کر دیا -

کہتی ہیں ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی آپؐ نے فرمایا اے رابعہ تم مجھکو دوست رکھتی ہو تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون ہوگا جو آپ کو دوست نہ رکھے گا - میں تو محبتِ حق تعالیٰ میں ایسی گم ہو گئی ہوں کہ اب اس کے سوا کسی کی دوستی و دشمنی کا خیال ہی دل میں نہیں رہا ہے -

منقول ہے کہ حضرت رابعہ بصریؒ ہر وقت روتی رہتی تھیں تو لوگوں نے کہا کہ آپکو کوئی مرض تو بظاہر نہیں ہے مگر ہر وقت روتی کیوں رہتی ہیں کہا ہاں مرض تو مجھے ہے - مگر سینہ کے اندر ہے کہ عالم کے طبیب اس کا علاج نہیں کر سکتے - ہمارے زخم کا مرہم اس کا وصال ہے - میں بیمار بنتی ہوں تاکہ شاید عقبیٰ میں مقصود تک پہنچ جاؤں - آپ نے فرمایا اے آدمیوں دیدہ سے حق کی طرف منزل نہیں اور زبانوں سے اسکی طرف راہ نہیں - کان شاہ سے سننے والے ہیں اور دستِ و پا حیرت میں کام دل سے پڑا ہے کوشش کرو تاکہ دل بیدار ہو جائے جب دل بیدار ہو جائیگا تو اسے یار کی حاجت نہیں یعنی بیدار دل وہ ہے جو حق میں گم ہو گیا - جو اسمیں گم ہو گیا وہ اور کیا چاہے گا یہی فنا فی اللہ کا مقام ہے

ایک بار آپ نے ایک شخص کو اپنے سر پر پٹی باندھے ہوئے دیکھا دیکھکر پوچھا آپنے پٹی کیوں باندھی ہے کہا سر میں درد ہوتا ہے پوچھا عمر کتنی ہے کہا تیس سال فرمایا اس مدت میں تو تندرست رہا یا رنجور - پھر فرمایا اس میں تو نے شکر کی پٹی کبھی نہ باندھی اس ایک دن کی بیماری میں شکایت کی پٹی باندھ لی -

فصل بہاری میں آپ گھر میں چلی جاتیں باہر نہ نکلتیں خادمہ نے کہا بیوی باہر آئیے تاکہ قدرت کے کرشمے دیکھو - رابعہ نے کہا تو یہاں آ تا صانع کو دیکھے "شغلتنی مشاہدۃ الصانع عن مطالعۃ الصنع" مجھے صانع کے مشاہدہ نے صنعت کے مطالعہ سے باز رکھا ہوا ہے - منقول ہے کہ ایک دفعہ کچھ بزرگ رابعہ بصریؒ کے پاس ملنے گئے تو ایک نے رابعہ سے پوچھا تم خدا تعالیٰ کی پرستش کیوں کرتے ہو - کہا دوزخ کے سات طبقے بہت بڑے ہیں - ہر شخص کو اس پر گذرنا ہوگا ناچار اس کی دہشت سے میں خدا کی پرستش کرتا ہوں - دوسرے نے کہا بہشت کے آٹھ درجے بہت عمدہ ہیں ان میں آسائش کا وعدہ ہے - رابعہ نے کہا وہ بندہ برا ہے جو اپنے رب کی عبادت ڈر سے کرے یا طمع سے - انہوں نے پوچھا تم کیوں عبادت کرتی ہو - جواب دیا "جار ثم الدار" پہلے پڑوسی تلاش کرنا چاہیئے پھر گھر - فرمایا ہمارے لئے یہ کافی نہیں کہ اس نے ہمیں حکم دیا ہے کہ اسکی عبادت کریں اگر بہشت و دوزخ نہ ہوتی تو اس کی عبادت نہ کرنی چاہیئے تھی وہ کیا اس بات کا حق نہیں رکھتا کہ بغیر کسی واسطے کے اس کی عبادت کی جائے -

ایک دفعہ ایک بزرگ زیارت کو آئے تو محسوس کرتے ہوئے اذن مانگا کہ اگر اشارہ کرو تو کسی کو کہوں کہ وہ تم پر نظر کرے - جواب دیا شرم رکھتی ہوں کہ کسی سے دنیا چاہوں کیونکہ دنیا خدا کی ملک ہے پس اس شخص سے کیسے مانگ سکتی ہوں جس کے ہاتھ میں عاریۃً ہے اس بزرگ نے کہا کہ اس بڑھیا کی ہمت بلند دیکھو کہ اسے افسوس معلوم ہوتا ہے کہ اپنا وقت سوال میں ضائع کریں -

ایک بار کچھ لوگ آپ کے امتحان کو آئے اور کہا کہ تمام فضائل مردوں پر نثار ہوئے اور کرامت کا پٹکہ ان کی کمر میں باندھا گیا کبھی پیغمبری کسی عورت کو نہیں ملی پھر تم یہ کیا شیخی مارتی ہو - رابعہ نے کہا یہ جو تم نے کہا ٹھیک لیکن انانیت اور خود پرستی کہ "انا ربکم الاعلیٰ" کسی عورت سے سرزد نہیں ہوئی اور کوئی عورت کبھی مخنث نہیں ہوئی ایک دفعہ بیمار ہو گئیں لوگوں نے پوچھا بیماری کا کیا سبب ہوا جواب دیا ہمارے دل نے ایکدن بہشت کی طرف میل کیا تو دوست نے ہم پر عتاب کیا اس کے عتاب سے یہ بیماری ہے -

ایک بار بصرہ میں ایک مشائخ رابعہ کے پاس آئے اور ان کے سرہانے بیٹھ کر دنیا کی مذمت شروع کر دی - رابعہ نے کہا تم دنیا کو بہت دوست رکھتے ہو - کیونکہ اگر دوست نہ رکھتے تو اس کا ذکر نہ کرتے اگر تم دنیا سے فارغ ہوتے تو اس کے نیک و بد کو یاد نہ کرتے مگر اس وجہ سے یاد کرتے ہو کہ مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ جو شخص جو چیز دوست رکھتا ہے اس کا ذکر بھی بہت کرتا ہے -

ایک بار حسن بصری مالک بن دینار اور شقیق بلخی رحمہم اللہ تعالیٰ حضرت رابعہؒ کے ہاں تھے اور صدق کے متعلق گفتگو ہو رہی تھی حسنؒ نے کہا

لَیْسَ بِصَادِقٍ فِیْ دَعْوَاہُ مَنْ
لَمْ یَصْبِرْ عَلٰی ضَرْبِ مَوْلَاہُ

یعنی وہ صادق نہیں جو اپنے خداوند کی مار پر صبر نہ کرے - رابعہ نے کہا اس بات سے تو انانیت کی بو آتی ہے - شقیق نے کہا

لَیْسَ بِصَادِقٍ فِیْ دَعْوَاہُ مَنْ
لَمْ یَشْکُرْ عَلٰی ضَرْبِ مَوْلَاہُ

اپنے دعویٰ میں وہ صادق نہیں جو اپنے مالک کی مار پر شکر نہ کرے - رابعہؒ نے کہا اس سے بھی زیادہ ہونا چاہیئے - مالک نے کہا

لَیْسَ بِصَادِقٍ مَنْ لَمْ یَتَلَذَّذْ
بِضَرْبِ مَوْلَاہُ -

(باقی صفحہ ۴ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید اور غلبۂ اسلام

مکرم غلام رسول اعوان صاحب بلاک ۷ ڈیرہ غازیخان

اللہ تعالیٰ کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔ ۱۹۳۴ء میں جماعت احمدیہ پر جو ابتلا آیا۔ اس میں بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کی مہم کے آغاز کرنے کی طرف اشارہ تھا۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود نے ایک وسیع منصوبہ بنایا۔ جسے تحریک جدید کا نام دیا گیا۔ وہ ابتلاء سراسر اللہ تعالیٰ کا فضل تھا اس کے نتیجہ میں جماعت کو بشاشت سے دین اسلام کی اشاعت کے لئے قربانیاں کرنے کی توفیق ملی۔ چنانچہ اس کے بہترین نتائج اس وقت ہم دیکھ رہے ہیں۔ پس ہر وہ احمدی جو کسی نہ کسی طور سے اس تحریک میں شامل رہا ہے وہ خدا تعالیٰ سے ملنے والے اجر و ثواب میں شریک ہے اور قیامت تک کے لئے یہ صدقہ جاریہ ہے اس تحریک کو چلانے کے لئے حضرت مصلح موعود نے اپنی جماعت کے افراد سے ۲۷ مطالبات کئے تھے۔ جن میں سے بعض مالی قربانیوں سے متعلق تھے اور بعض دیگر تربیتی امور سے متعلق تھے۔ اور یہ صحیح ہے کہ خدا تعالیٰ نے ان حقیر قربانیوں کو نوازا اور ان میں بے انداز وسعت دے دی۔ کام تو در اصل اس نے اپنے فرشتوں سے کرایا اور اس کا ایجو جماعت کے کھاتہ میں ڈال دیا۔ بیرونی دنیا میں جماعت کے مشن سکول۔ کالج۔ مساجد۔ کلینک اور ہسپتال۔ یہ سب اسی کے فضل کے نتائج ہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک شخص قیامت کے دن جب قبر سے اٹھے گا تو اس کے سامنے نیکیوں کا ایک پہاڑ کھڑا کر دیا جائے گا اور اسے کہا جائے گا کہ یہ تیری نیکیاں ہیں انہیں لے لے۔ وہ پوچھے گا خدایا میں نے تو کوئی ایسا بڑا کام نہیں کیا تھا جس کا ثمرہ پہاڑ کی صورت میں دیا جا رہا ہے۔ خدا فرمائے گا کہ ہم نے تیری فلاں نیکی کو پسند کیا اور اسے بڑھایا اور اب وہ پہاڑ کی صورت تیرے سامنے ہے۔ تو دیکھو وہ ذات ذو الفضل العظیم۔ بندہ کی حقیر نیکی کا کتنا بدلہ دیتی ہے۔ یہی سلوک تحریک جدید میں حصہ لینے والوں سے ہوگا انشاء اللہ کیونکہ یہ طوعی تحریک ہے اور خدا تعالیٰ کے نزدیک نوافل کتنے پسندیدہ ہیں اس کا پتہ ایک حدیث قدسی سے لگتا ہے۔ جس میں نوافل کے ذریعہ انتہائی قرب کی بشارت دی گئی ہے۔

اب میں حضرت مصلح موعود کے مطالبہ نمبر ۲۵ کا ذکر کر کے ان کی اہمیت کو واضح کرتا ہوں۔

مطالبہ ۲۵۔ اپنی اولاد کو دین کے لئے وقف کریں

یہ مطالبہ بہت بڑی برکات کا موجب ہے۔ انسان بالطبع چاہتا ہے کہ اس کی اولاد دنیاوی لحاظ سے بہت اچھی بن جائے اور وہ اسی کوشش میں لگا رہتا ہے کہ اس کی تعلیم و تربیت اس نہج پر ہو کہ وہ جوان ہو کر اعلیٰ منصب پر فائز ہوں اور دنیوی لحاظ سے صاحب ثروت اور صاحب عزت ہوں۔ وہ اولاد کی دین سے بے رغبتی تو برداشت کر لیتے ہیں لیکن دنیوی لحاظ سے بے رغبتی برداشت نہیں کرتے۔ لیکن کون کہہ سکتا ہے کہ ان کی یہ کوشش ضرور بار آور ہوگی اور وہی نتیجہ پیدا کرے گی جس کا تصور اس کے دل میں ہے۔ لیکن اگر انسان اپنی اولاد کو دین کے لئے وقف کر دے تو اسے ہر لحاظ سے فائدہ ہی فائدہ ہے۔ اسے اگر دین ملے گا تو خدا تعالیٰ سے دنیا بھی دے دیگا وہ عزت میں دنیاوی لحاظ سے بھی بہتر ہونگے دین کے ساتھ اگر دنیا مل جائے تو وہ خیر و برکت کا موجب ہوتی ہے۔ لیکن نادان انسان اکثر اوقات خیر و برکت والی نعمت کو ثمناً قلیلاً کے عوض بیچ ڈالتا ہے اور دنیا طلبی میں اپنا اور اپنی اولاد کا فائدہ دیکھتا ہے۔

یاد رکھو کہ جو چیز خدا کے نام پر وقف کر دی جائے اسے بقا مل جاتی ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے لڑکے کو خدا کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے لیکن خدا تعالیٰ نے اسے باقی رکھا اور بڑھایا اور فرمایا کہ میں تیری ذریت کو بڑھاؤں گا کہ ریت کے ذرے تو گنے جا سکیں گے لیکن تیری ذریت کو کوئی نہیں گن سکے گا۔ شہداء جو خدا تعالیٰ کی راہ میں جان فدا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ان کو وفات یافتہ مت سمجھو بلکہ وہ زندہ ہیں اسی طرح جو مال خدا کی راہ میں دیا جائے وہی باقی رہتا ہے۔ باقی سب مال جو اپنے نفس پر خرچ کیا جائے ضائع ہو جاتا ہے۔ پھر یہ بھی ہے کہ اولاد کا خدا کی راہ میں وقف کر دینا ماں باپ کے لئے صدقہ جاریہ کا کام دیتا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ایسے لوگ بہت ہی خوش قسمت ہیں۔ جن کے بچے خدا کی راہ میں وقف ہیں اور وہ دین کی خدمت کر رہے ہیں۔ سچ پوچھو تو واقف زندگی کی ہر حرکت و سکون عبادت ہے۔ چاہے وہ سو رہا ہو یا کسی سے محو گفتگو ہو یا کوئی ذاتی کام کر رہا ہو۔ ہم نے کسی واقف زندگی کو دنیوی لحاظ سے فروتر نہیں دیکھا بلکہ خدا تعالیٰ اپنے خاص بندوں کا خود متولی اور متکفل ہو جاتا ہے اور جو خدا کی کفالت میں آجائے اسے کسی تشویش کی کیا ضرورت۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص نجات چاہتا ہے اور حیات طیبہ اور ابدی زندگی کا طلبگار ہے تو وہ اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے۔ اسی میں حیات ہے۔

پس اپنی اولاد کو خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کر دینے میں ان کی حیات ہی حیات ہے۔ اور جو ایسا نہیں کرتا وہ حیات ابدی کو اپنے ہاتھوں سے کھوتا ہے۔ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ شعر ان کی خدمت میں پیش کرتا ہوں

زیر این موت است پنہاں صد حیات
زندگی خواہی بخور جام ممات

پس میں دوستوں کی خدمت میں یہ گزارش کروں گا کہ وہ اپنی نرینہ اولاد میں سے کم از کم نصف یا معتد بہ حصہ خدمت دین کے لئے وقف کریں کیونکہ سلسلہ کو اس وقت اشاعت اسلام کے لئے ان کی اشد ضرورت ہے۔ یاد رکھو کہ یہ گھاٹے کا سودا نہیں بلکہ بے قیاس نفع کا سودا ہے۔ کسی نے بالکل سچ کہا ہے ؎

محبت میں عجب دستور دیکھا
اسی کی جیت ہے جو ہار جائے

بقیہ :- حضرت رابعہ بصری رح

وہ شخص اپنے دعویٰ میں صادق نہیں جو مالک کی مار سے لذت نہ پائے۔ رابعہ نے کہا اس سے بھی زیادہ ہونا چاہیئے انہوں نے کہا تم کہو۔ رابعہ نے کہا

لیس بصادق فی دعواہ من لم
ینس الم الضرب فی مشاہدۃ
مولاہ

وہ شخص صادق نہیں جو مولیٰ کے مشاہدہ میں مار کی تکلیف نہ بھول جائے۔ اور یہ تعجب کی بات نہیں کہ مصر کی عورتوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کے مشاہدہ میں زخم کا الم نہ پایا اگر کوئی شخص خالق کے مشاہدہ میں اس حالت میں ہو تو کیا عجب ہے۔

فرماتی تھیں الٰہی ہمارے لئے جو تو نے دنیا کا حصہ رکھا ہے وہ اپنے دشمنوں کو دے دے اور جو آخرت میں رکھا ہے وہ اپنے دوستوں کو دے دے کہ ہمیں تو تو ہی کافی ہے۔ اور اگر خداوند تعالیٰ دوزخ کے ڈر سے میں تیری عبادت کرتی ہوں تو مجھے تو دوزخ میں جلانا اور اگر بہشت کی امید میں تو وہ مجھ پر حرام کر دینا اور اگر تیرے لئے عبادت کرتی ہوں تو اپنا جمال مجھ سے پوشیدہ نہ رکھنا۔

فرماتیں الٰہی اس دنیا میں میری آرزو صرف اور صرف تیری یاد ہے اور آخرت میں صرف اور صرف تیرا دیدار جب وقت وفات آیا تو قریب کے تمام اشخاص کو کہہ دیا اور بزرگوں کو فرمایا کہ اٹھ جاؤ کہ خدا کے بھیجے ہوؤں کیلئے راہ خالی کر دو اور دروازہ بند کر دیا تو ایک آواز سنی گئی

یا ایتھا النفس المطمئنۃ
ارجعی الی ربک الآیہ۔

پھر خاموشی ہو گئی اور آپ کی وفات ہو چکی تھی۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

ایک ضروری تحریک

جلسہ سالانہ کے موقع پر مہمانوں کے قیام کے بڑھتے ہوئے تقاضوں کے پیش نظر اہالیان ربوہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے مندرجہ ذیل تحریک کی جا رہی ہے تاکہ مکانیت میں وسعت پیدا کرنے میں مدد ملے۔

۱۔ ربوہ کے ہر گھر میں دو بیوت الخلاء ہوں۔ ایک مردوں کے لئے اور دوسرا مستورات کے لئے اور یہ بیوت الخلاء احباب مناسب جگہوں پر خود تعمیر کروائیں۔ دوسری بے شک عارضی تعمیر ہو۔

۲۔ حتی الوسع ہر گھر میں ایک سادہ کمرہ کا اضافہ کیا جائے۔

۳۔ ہر گھر میں ایک خیمہ نصب کرنے کی جگہ تیار کی جائے جو کم از کم ۱۵ × ۱۵ ہو اور جس کا فرش دوسرے صحن سے اونچا رکھا جائے۔ فرش یا تو پختہ کر دیا جائے یا اس پر گھاس لگا دی جائے۔

(ناظر جلسہ سالانہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قبولِ احمدیت کی ایک ایمان افروز داستان

مکرم عبدالوحید سلیم صاحب، سیکرٹری رشتہ ناطہ و سیکرٹری ضیافت
حلقہ سمن آباد - لاہور

ہمارے حلقہ سمن آباد لاہور کے ایک مخلص دوست ملک سیف عالم صاحب نے ۱۹۳۴ء میں احمدیت کو قبول کیا۔ انہوں نے اس تبدیلی کا ذکر کچھ یوں کیا کہ اُن کی زندگی میں یہ واقعہ اللہ تعالیٰ کا بے انتہا احسان اور فضل اور احمدیت کی سچائی کا ایک زندہ نشان ہے۔ ایسے لاکھوں نشان احباب جماعت نے اپنی زندگیوں میں مشاہدہ کئے ہوں گے جن سے ایمان تازہ ہوتا ہے۔ دراصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحم انسان پر نہ ہو اسے ہدایت نصیب نہیں ہوتی۔ خواہ وہ کتنا ہی عالم و فاضل ہو اور دینی معلومات رکھتا ہو۔ اُن کے مطابق جب بھی انہیں اپنا یہ واقعہ یاد آتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے حضور سربسجود ہو کر اس کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے انہیں عین سنِ بلوغت میں احمدیت کو تسلیم کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ ثم الحمد للہ۔

یہ ۱۹۳۴ء کا واقعہ ہے کہ جب جماعتِ احرار بڑے زوروں پر تھی اور اس نے قادیان میں ایک تبلیغی کانفرنس احمدیت کی مخالفت میں منعقد کرنے کا فیصلہ کیا۔ ملک سیف عالم صاحب ان دنوں جوانی کے عالم میں تھے۔ اور اس جماعت کے ایک سرگرم رکن تھے اور احمدیت کی مخالفت میں پیش پیش تھے۔ اس کانفرنس میں شمولیت کے لئے ملک صاحب اور ان کے چند ساتھی جن میں ان کے شہر گوجرانوالہ کے اپنے محلہ کے دو تین مولوی صاحبان بھی تھے قادیان گئے۔ قادیان میں یہ کانفرنس تین دن تک ہوتی رہی اور احرار کے مولوی صاحبان اس میں احمدیت کے خلاف تقاریر کرتے رہے۔ تین دن کے بعد ملک صاحب روانگی سے پہلے اپنے حقیقی خالو شیخ نیاز احمد خان صاحب جو سندھ میں انسپکٹر پولیس تھے کے گھر اپنی خالہ کو ملنے کیلئے گئے۔ جن کا مکان محلہ دارالرحمت میں تھا اس جگہ پر انہیں ایک پرانا واقف کار عبدالرحیم نامی ملا۔ عبدالرحیم سے ملک صاحب کی واقفیت ایک سال پہلے ہوئی تھی جبکہ ملک صاحب ایک دفعہ قادیان اپنی والدہ کے ہمراہ اپنی خالہ کو ملنے آئے تھے۔ عبدالرحیم نے انہیں کہا کہ بھئی! تم نے احرار کا جلسہ تو دیکھ لیا اب آج رات کو ہمارا جلسہ جو ریتی چھلہ میں منعقد ہو رہا ہے وہ بھی سنتے جاؤ۔ صبح کو تو آپ نے چلے ہی جانا ہے۔ انہوں نے اسے جواب دیا کہ میں تو آپ کے جلسوں میں شمولیت تو درکنار آپ کے ہاں کھانا کھانا بھی گناہ تصور کرتا ہوں۔ انہوں نے جب بار بار اصرار کیا اور کہا کہ دوست میری خاطر زندگی میں یہ گناہ بھی کر لو۔ کوئی بات نہیں۔ بعد میں ہم دونوں مل کر اس گناہ کی معافی مانگ لیں گے۔ بہرحال ان کی طبیعت میں کسی دوست یا واقف کار کی خواہش اور فرمائش کو ٹھکرانا نفی کے برابر تھا لہٰذا وہ اس کے ساتھ جلسہ میں شمولیت کے لئے چلے گئے اور یہ دونوں ریتی چھلہ میں زمین پر بیٹھ گئے۔ جلسہ میں پہلی تقریر حضرت مولانا جلال الدین شمس رحمۃ اللہ علیہ کی تھی انہوں نے جب یہ تقریر سنی اور ختم ہوئی تو دل میں محسوس کیا کہ یہ شخص سچ بول رہا ہے۔ دوسری تقریر حضرت مولانا ابوالعطاء جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کی تھی اس تقریر کے بعد اور دوران ان کے دل میں سخت ندامت محسوس ہونے لگی۔ اور وہ سوچنے لگے کہ وہ خواہ مخواہ ایک سچائی کو دیکھنے اور پرکھنے کے بغیر ہی مخالف کرتے رہے تیسری تقریر حضرت ملک عبدالرحمٰن خادم گجراتی رحمۃ اللہ علیہ کی تھی۔ اس تقریر کے بعد انہیں پورا یقین ہو گیا کہ یہ لوگ بالکل سچ کہہ رہے ہیں اور ان کے مولوی صاحبان جھوٹ سے کام لے رہے ہیں۔ چوتھی تقریر حضرت سید ولی اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی تھی۔ اس تقریر کے دوران انکی آنکھوں سے آنسو رواں تھے اور جب یہ تقریر ختم ہوئی تو وہ رو رہے تھے۔ دراصل یہ سارا واقعہ چند گھنٹوں میں رونما ہوا اور یہ دراصل ان کی طبیعت پر ایک الٰہی تصرف انہیں ہدایت نصیب کرنے کیلئے ہوا۔ اس دوست نے ان کا کندھا ہلا کر کہا بھائی جلسہ ختم ہو چکا ہے آؤ اب گھر چلیں۔ ملک صاحب نے اس سے سب سے پہلے یہ کہا کہ مجھے حضرت مرزا صاحب کی قبر پر لے چلو۔ یہ سوال سن کر وہ دوست چونکا غالباً اس خیال سے کہ احراری جلسہ کے دوران یہ کہہ رہے تھے کہ وہ مرزا صاحب کی قبر کھود کر دیکھیں گے کہ یہ سچا نبی ہے یا نہیں۔ اُس نے خیال کیا ہوگا کہ یہ احراری ہے ممکن ہے اس کی نیت خراب ہو۔ بہرحال اس نے انہیں وہاں لے جانے سے معذرت کی اور کہا کہ وہاں سخت پہرہ ہے اور اب رات کا ۱/۲ ۱ بج چکا ہے وہاں کوئی نہیں جا سکتا۔ ملک صاحب نے اسے ذرا سختی سے کہا کہ میں ضرور جاؤں گا آپ مجھے فقط راستہ دکھا دیں۔ میں اکیلا چلا جاؤں گا۔ چنانچہ وہ اسپر رضامند ہو گیا اور انہیں مہمان خانہ تک لے گیا اور بتایا کہ یہ راستہ سیدھا قبرستان جاتا ہے۔ وہاں پر ایک چہار دیواری ہے جس میں حضرت صاحب کی قبر ہے۔ ملک صاحب وہاں سے اکیلے سیدھے قبرستان پہنچے۔ رات سخت اندھیری تھی۔ انہیں راستے میں کوئی پہریدار نہ ملا۔ جب وہ چہار دیواری کے قریب پہنچے تو دروازے کی کنڈی کھول کر اندر داخل ہو گئے اور حضرت مرزا صاحب علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رحمۃ اللہ علیہ کی قبریں دیکھیں وہ ساری رات حضرت صاحب کی قبر کے سرہانے بیٹھے روتے رہے اور استغفار کرتے رہے۔ صبح جب مسجد مبارک کی اذان ہوئی تو وہ سیدھے مسجد مبارک گئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی امامت میں نماز فجر ادا کی۔ اس وقت تک وہ احمدی ہو چکے تھے اور دوسرے دن اپنے گھر گوجرانوالہ آتے ہی احمدیت کی قبولیت کا اعلان کر دیا۔ سب گھر والے۔ دوست اور احباب سخت حیران تھے کہ اسے کیا ہو گیا ہے۔ گیا کس طرح اور کیا کرنے گیا تھا واپس آیا تو کیا سے کیا ہو گیا۔ احمدیت کی سچائی کے اعلان کے بعد ان کی جو مخالفت ہوئی اور ایذا رسانی کی گئی وہ ایک لمبی داستان ہے

ملک سیف عالم صاحب اب جماعت احمدیہ کے ایک نہایت مخلص کارکن ہیں۔ فوج سے ریٹائر ہو کر سمن آباد میں اپنا مکان بنا کر مستقل طور پر سکونت پذیر ہو گئے ہیں۔ ان کی درخواست ہے کہ دوست ان کے لئے دعا کریں کہ وہ اپنے فضل و کرم سے ہمیشہ انہیں شکر گزار بندہ بنائے رکھے اور ان کی موت نیکوں کی موت ہو اور انجام بخیر ہو۔

اُس نے ہر ایک کو وہی رستہ دکھا دیا
جتنے شکوک و شبہ تھے سب کو مٹا دیا
افسردگی جو سینوں میں تھی دور ہو گئی
ظلمت جو تھی دلوں میں وہ سب نور ہو گئی
جو دور تھا خزاں کا وہ بدلا بہار سے
چلنے لگی نسیم عنایاتِ یار سے

(دُرِّ ثمین)

ایسٹرن ریجن گھانا کی لجنہ اماء اللہ کا تیسرا سالانہ اجتماع

اللہ کے فضل سے جہاں جماعت قائم ہو چکی ہے۔ وہاں مرکز کی اتباع میں تنظیم اور تربیت کا کام جاری ہے۔ جماعتیں بڑے ذوق و شوق سے اپنے ہاں تربیتی اجتماعات کرتی ہیں۔ تدریسی کلاسز منعقد ہوتی ہیں۔ ذیلی تنظیمیں مرکزی لائحہ عمل اور ہدایات کی روشنی میں اجتماع منعقد کرتی ہیں۔ افریقہ کے مختلف علاقوں میں یہ اجتماع اب منعقد ہوتے ہیں۔ مکرم مبارک احمد صاحب قمر مرکزی مبلغ گھانا سے اطلاع دیتے ہیں کہ ایک عرصہ سے گھانا معاشی بحران کا شکار ہے اس اجتماع سے قبل پٹرول کی قیمت میں اضافہ کے سبب بسوں کے کرایہ میں اضافہ کر دیا گیا۔ تاہم بفضلہ تعالیٰ اس اجتماع میں دو اڑھائی صد مستورات نے شرکت کی مکرم الحاج الحسن عطا نیشنل پریذیڈنٹ جماعتہائے احمدیہ گھانا کی بیگم صاحبہ مسز سعیدہ الحسن نے وفد کے ساتھ اسمیں شرکت کی۔ پرنسپل ورکیشنل وومن کالج کی انچارج نے شرکت کی۔

اجتماع میں دینی پروگرام میں ریجن کے چھ سرکٹوں سے دو دو نمائندہ مستورات نے حصہ لیا۔ مقابلہ کا علمی معیار بہت بلند تھا۔ ناصرات میں عام دینی معلومات کا مقابلہ الگ ہوا۔ اجتماع میں بچیوں اور عورتوں کی دستکاری اور گھریلو استعمال کی اشیاء کے نمونے بغرض نمائش و تحریک رکھے گئے۔

ایک اجلاس میں مالی قربانی کا جب مقابلہ ہوا تو اقتصادی بدحالی کے باوجود مقررہ ٹارگٹ سے ۴۳۰۰ سیڈیز زائد کی قربانی پیش کی گئی۔ اشانٹی ریجن سے بیگم حسن عطا صاحبہ اس اجتماع میں شرکت کیلئے تشریف لائی تھیں۔ انہوں نے ۱۲۰۰ سیڈیز کی گراں قدر مالی قربانی پیش کی۔

مختلف اجلاسوں میں ہماری بہنوں نے نہایت ایمان افروز تقاریر کیں۔ مکرمہ سارہ صادق آئیڈو نے لجنہ اماء اللہ کے قیام کی غرض و غایت، مکرمہ حوا صادق آئیڈو نے نماز کی اہمیت پر، عائشہ ابراہیم نے مالی قربانی کی اہمیت پر تقریر کی۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ہماری بہنوں کو سلسلہ کی خدمت بڑھ چڑھ کر کرنیکی توفیق دے۔

(مرسلہ وکالت تبشیر)

ضروری گزارش

مجلس انصار اللہ کا ۲۶ واں سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۲۸-۲۹-۳۰ اخاء/ اکتوبر ۱۹۸۳ء کو مرکز سلسلہ میں منعقد ہو رہا ہے۔

زعماء/ زعماء اضلاع اور ناظمین انصار اللہ سے گزارش ہے کہ اجتماع میں شمولیت کی ابھی سے تیاری شروع کر دیں اور شورے انصار اللہ کیلئے تجاویز ۳۰ ستمبر ۱۹۸۳ء سے پہلے پہلے مرکز کو بھجوا دیں جزاکم اللہ تعالیٰ

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

میٹرک سے کم تعلیم رکھنے والے خدام بھائی فرنیچر ٹریننگ کلاس میں شامل ہوں:
(مہتمم صنعت و تجارت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عاجزانہ درخواستِ دعا و ضروری گزارش

(از محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب - ربوہ)

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے خاکسار سوا تین سال سے بیمار ہے۔ گزشتہ ڈیڑھ ماہ سے بیماری بڑھ گئی ہے۔ پاؤں پر ورم زیادہ ہو گئی ہے اور HEAT STROKE کا حملہ بھی ہوا تھا جس کی وجہ سے کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ اور خاکسار کما حقہ اپنے فرائض سرانجام نہیں دے سکتا۔ اور خاکسار نے ان حالات کے پیش نظر ہسپتال سے فراغت حاصل کرنی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ آج کل اس نہایت حقیر عاجز لاشئے محض بیمار کے لئے بہت خاص دعائیں فرمائیں۔

نیز اس بات کے پیش نظر کہ بعض احباب اپنے خلوص کے پیش نظر خاکسار سے ہی طبی مشورہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ان کی سہولت کے لئے خاکسار انشاء اللہ بشرط صحت گھر پر دیکھ لیا کرے گا۔

دعائے مغفرت

میرے چچا مکرم کیپٹن محمد سعید صاحب (ریٹائرڈ) دار العلوم وسطی ربوہ ۱۷ جولائی کو بوقت ۲ بجے دن قریباً ۸۶ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم چند دنوں سے بندش پیشاب اور شدید ضعف کی وجہ سے علیل تھے۔ نماز جنازہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں ازراہ شفقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی بعد میں عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم اللہ بخش صاحب صادق (سابق مبلغ ہالینڈ) ناظم وقف جدید ربوہ نے دعا کرائی۔

فوج سے ریٹائر ہونے کے بعد مرحوم ربوہ میں آباد ہو گئے۔ ۹ سال تک محلہ دار الرحمت غربی ربوہ کے صدر رہے اور اسی طرح وقف جدید میں بھی بطور نائب ناظم مال کچھ عرصہ خدمت سرانجام دیتے رہے۔ آپ نے اپنی یادگار ۳ بیٹے اور ۸ بیٹیاں اور ۲۶ پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں چھوڑے ہیں

احباب دعا کریں کہ خداوند کریم مرحوم کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(ناصر احمد صدیقی - ربوہ)

درخواست ہائے دعا

-- میری چھوٹی بچی بعمر قریباً ۳ سال کی پیٹھ چند دن ہوئے گرم دودھ میں گر جانے کی وجہ سے بری طرح جھلس گئی ہے۔ چمڑا سارا اتر گیا ہے بچی بہت تکلیف میں ہے۔ احباب سے اس کی کامل و عاجل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔ شہباز احمد کارکن دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

-- میری بیوی پتے کی درد کی وجہ سے یہاں مغربی جرمنی میں بیمار ہیں۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور پردیس میں ہماری پریشانیاں دور فرمائے۔ اور ہم سب کا حافظ و ناصر ہو آمین

(منظور احمد بھٹی ویسٹ جرمنی)

-- مکرم محمد داؤد احمد صاحب جنرل سیکرٹری علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی اہلیہ صاحبہ جنہوں نے رمضان المبارک میں لجنہ حلقہ کو قرآن کریم ترجمہ کے ساتھ پڑھایا کچھ دنوں سے شدید بیمار ہیں

-- نسیم ہمارے پڑوسی (غیر از جماعت) مکرم امداد علی صاحب قریشی کا نوجوان بچہ عرصہ دو ماہ سے ذہنی طور پر شدید بیمار ہے۔ احباب جماعت سے ہر دو مریضوں کی صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ رانا مبارک احمد علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

-- خاکسار کے والد محترم عرصہ تین ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہماری پریشانیاں دور کرے آمین نعیم احمد عابد منتظم اطفال فیکٹری ایریا ربوہ

-- میرے والد مکرم چوہدری صدیق احمد صاحب جھنڈاں والہ حال ربوہ کافی عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب انکی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد اکرم دار النصر غربی ربوہ

پانچ نکاتی لائحہ عمل

وکالتِ مال اوّل تحریکِ جدید سال ۱۸/۳۹/۴۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات اور بجٹ تحریک جدید سال ۸۴-۱۹۸۳ء کے مطابق پاکستانی جماعتوں سے کم از کم تیس لاکھ روپے فراہم کرنے کے لئے جملہ عہدہ داران جماعت سے درخواست ہے کہ حسب ذیل لائحہ عمل کی پابندی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

۱۔ ہر جماعت اپنے گزشتہ سال کے وعدہ جات کی نسبت سال نو کے وعدہ جات میں ۵۰ فی صدی اضافہ عمل میں لائے۔

۲۔ دفتر اول اور دفتر دوم کے مرحوم مجاہدین کی طرف سے ان کے لواحقین حسب استطاعت وعدے پیش کریں اور دفتر سوم کی تعداد ۴۰ ہزار سے بھی زیادہ بڑھانے کے لئے ذیلی تنظیموں۔ انصار۔ خدام۔ اطفال۔ خواتین لجنہ و ناصرات کے ہر رکن سے نام بنام وعدہ لیا جائے۔

۳۔ ہر کمانے والے فرد سے سال نو کا کم از کم وعدہ اس کی ماہوار آمد کے پانچویں حصہ کے برابر لیا جائے۔

۴۔ پانچ سو روپیہ یا اس سے زیادہ چندہ دینے والوں کی تعداد میں مقررہ ٹارگٹ کو حاصل کیا جائے جس کی اطلاع امراء اضلاع کو کر دی گئی ہے۔

۵۔ ۳۱ اکتوبر ۱۹۸۳ء سے پہلے وصولی کو سو فیصدی تک پہنچایا جائے۔

اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو اور حسناتِ دارین سے نوازے آمین

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

فروختگی ناقابل استعمال مشینری

مجوزہ فارموں پر سربمہر ٹینڈر برائے فروخت ناکارہ مشینری (جیپ) ۸۹۱۶ - ایس جی مملوکہ محکمہ آبپاشی و بجلی سرگودھا "جہاں اور جس حالت میں ہے" کی بنیاد پر مطلوب ہیں۔ BID FORM HD-3 (فہرست مشینری) مقامیت (جہاں ہے) اور محفوظ قیمت وغیرہ۔ زیر دستخطی کے دفتر سے مبلغ ۱۰/- روپیہ معہ بحساب فی صفحہ علاوہ مبلغ ۵۰/- روپے (ہر دو ناقابل واپسی) قیمت ٹینڈر اور شرائط ٹینڈر فروخت ہوں گے۔ ہر ٹینڈر کے ہمراہ زر ضمانت بحساب دو فیصد مالیت بولی بصورت بینک ڈرافٹ یا کال ڈیپازٹ بحق زیر دستخطی منسلک ہونا ضروری ہے۔ ٹینڈر مورخہ ۲۱/۷/۸۳ سے دفتری اوقات کار میں جاری کئے جائیں گے اور مورخہ ۲۶/۷/۸۳ بوقت ۱۱ بجے دوپہر زیر دستخطی کے پاس پہنچ جانے چاہئیں۔ جہاں پر ڈویژنل ڈسپوزل کمیٹی زیر دستخطی کے دفتر میں ہر ٹینڈر خود یا اس کے جائز نمائندہ کی موجودگی میں ٹینڈر کھولے گی

۱۔ کامیاب ٹینڈر دہندگان سے منظور شدہ ٹینڈر کی کل مالیت کا ۲۵ فیصد بصورت نقد موقع پر وصول کیا جائے گا۔

۲۔ ڈویژنل ڈسپوزل کمیٹی کو یہ حق حاصل ہے کہ بغیر وجہ بتائے کسی ایک یا تمام ٹینڈرز کو مسترد کر دے کمیٹی کسی ایک آئیٹم کو واپس لے سکتی ہے یا اشیاء جزوی طور پر فروخت کر سکتی ہے۔

ڈویژنل ڈسپوزل کمیٹی کے کسی فیصلے کے خلاف کوئی تنازعہ یا دعویٰ کسی بھی حالت میں اور کسی موقع پر قابل قبول نہ ہوگا۔

۳۔ جہاں تک ممکن ہو سکا ٹینڈر کا فیصلہ ٹینڈر کھلنے کے دن ہی سنا دیا جائے گا

مہتمم شاہ پور ڈویژن

لوئر جہلم کینال سرکل۔ سرگودھا

IPL 5469

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(ضروری نوٹ)

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۵۲۷۸:-

میں عبدالسلام ولد محمد عبداللہ صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۴۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۸/۴ ناتھ خان گوٹھ P.O. ڈرگ کالونی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۸۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ ایک عدد رہائشی مکان موجودہ قیمت ساڑھے بارہ ہزار (۱۲۵۰۰/- روپے)۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد:- عبدالسلام ولد محمد عبداللہ صاحب ۸/۴ ناتھ خان گوٹھ P.O. ڈرگ کالونی کراچی۔

گواہ شد نمبر ۱:- بشیر احمد وصیت ۱۲۱۷

گواہ شد نمبر ۲:- سید احمد علی ولد سید ولی محمد صاحب ۲۶/۵۵۸ کینٹ بازار ڈرگ کالونی کراچی نمبر ۸۔

مسل نمبر ۲۵۲۷۹:-

میں مدثرہ عباسی زوجہ محی الدین عباسی صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۷۶/۵ - F فیڈرل بی ایریا کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۳/۸۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۱۰،۰۰۰ روپے

۲۔ طلائی انگوٹھیاں دو عدد وزن ۲ تولے مالیت -/۳۶۰۰ روپے۔ کان کے بندوں کی جوڑی وزن تین تولے مالیت -/۵۴۰۰ روپے (پانچ ہزار چار سو روپے)۔ کان کی بالیاں ایک عدد وزن آدھ تولہ -/۹۰۰ روپے گلے کا لاکٹ ایک عدد وزن ۲ تولے مالیت -/۳۶۰۰ روپے۔ طلائی زیورات کل ۱۰½ تولے کل رقم -/۱۸،۹۰۰ روپے۔ کلائی گھڑیاں تین عدد مالیت -/۱۱۰۰ روپے سلائی مشین مالیت -/۸۰۰ روپے۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- مدثرہ عباسی زوجہ محی الدین عباسی صاحب ۷۶/۵ - F فیڈرل بی ایریا کراچی۔

گواہ شد ۱:- صغیر احمد چیمہ سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

گواہ شد ۲:- محی الدین عباسی خاوند موصیہ وصیت نمبر ۲۴۰۹۹۔

مسل نمبر ۲۵۲۸۰:-

میں فقیل احمد ولد کرم الٰہی صاحب قوم ارائیں پیشہ طالب علم عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سندھ میڈیکل کالج کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۹/۸۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری فی الحال کوئی جائیداد نہیں۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- عقیل احمد ولد کرم الٰہی صاحب روم نمبر ۱۱۴ نیو پورٹرز ہوسٹل سندھ میڈیکل کالج کراچی۔

گواہ شد نمبر ۱:- صلاح الدین کھوکھر سیکرٹری رشتہ ناطہ کراچی۔

گواہ شد نمبر ۲:- مظفر احمد سوائی ۵/۶ احمدیہ ہال میگزین لین صدر کراچی سیکرٹری وصایا حلقہ صدر۔

مسل نمبر ۲۵۲۸۱:-

میں سلطانہ صبیحہ بنت سید سید احمد ناصر صاحب قوم سید پیشہ طالبہ عمر ۱۸ سال چھ ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۱۹ - بی بلاک نمبر ۲ پی - ای - سی ایچ ایس کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۲/۸۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں۔

اس وقت مجھے مبلغ پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- سلطانہ صبیحہ بنت سید سید احمد ناصر صاحب ۱۱۹ - بی بلاک نمبر ۲ پی ای سی ایچ ایس۔ کراچی۔

گواہ شد نمبر ۱:- سید سید احمد ناصر صاحب والد موصیہ وصیت نمبر ۱۳۱۶۹۔

گواہ شد نمبر ۲:- چوہدری نذیر احمد وصیت ۱۲۱۹۱

مسل نمبر ۲۵۲۸۲:-

میں سید فضل احمد ولد عبدالستار شاہ صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۲۶½ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۵۰ - سی بلاک آئی نارتھ ناظم آباد کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۴/۸۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری فی الحال کوئی جائیداد نہیں۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۶۵ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- سید فضل احمد ولد سید عبدالستار شاہ صاحب ۱۵۰ - سی بلاک آئی ناظم آباد کالی کراچی۔

گواہ شد نمبر ۱:- قریشی محمد الیاس احمد وصیت نمبر ۱۷۱۷۰۔

گواہ شد نمبر ۲:- سید منیر احمد C - 150 ROSE VILLA BLOCK NO - I NORTH NAZIM ABAD KARACHI -

اعلانات دارالقضاء

مکرمہ سردار بی بی صاحبہ بیوہ محمد دین صاحب قوم ارائیں سکنہ کوٹ قاسم خان تحصیل کھاریاں ضلع گجرات نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ ۶/۳۵ محلہ فیکٹری ربوہ سے ¼ حصہ مرحوم کے نام الاٹ ہے۔

تمام ورثاء نے فاطمہ بی بی زوجہ رشید احمد قوم ارائیں چک ۸۲ جنوبی کے حق میں دست برداری کردی ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ پلاٹ مذکورہ کا ¼ حصہ فاطمہ بی بی کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کے فضل سے پریم کوٹ (ضلع گوجرانوالہ) میں قریباً ۳۰۰ افراد پر مشتمل نہایت مخلص اور فدائی جماعت موجود ہے

وہاں کسی مولوی چشتی کے اکسانے پر کسی احمدی نے بھی احمدیت سے ارتداد اختیار نہیں کیا

روزنامہ "جنگ" کے سراسر جھوٹے اور انتہائی پرفریب مضمون کی پرزور تردید

بعض مولویوں نے اور ان کے زیر اثر بعض نام نہاد اخبار نویسوں نے جماعت احمدیہ کے خلاف سراسر جھوٹی اور بے بنیاد خبریں گھڑنے اور پھر انہیں بڑے طمطراق سے اخباروں میں چھپوا کر اپنی قماش کے لوگوں میں اپنی واہ واہ کرانے کا وطیرہ اختیار کر رکھا ہے۔

اس قسم کے کذب وافتراء اور فریب دہی کی مثالیں آئے دن منظر عام پر آتی رہتی ہیں۔ انہی میں سے ایک قابل نفرین مثال پچھلے دنوں روزنامہ "جنگ" مورخہ ۱۷ رجون ۱۹۸۳ء کے جمعہ ایڈیشن میں "روشنی کا سفر" کے زیر عنوان منظر عام پر آئی۔ اس خبر میں جو جنگ کے نامہ نگار راشد حجازی کی طرف سے ایک مضمون کی شکل میں شائع ہوئی ظاہر یہ کیا گیا کہ ایک حاجی محمد نواز چشتی نامی مولوی اور اس کے خاندان کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں موضع پریم کوٹ ضلع گوجرانوالہ کے ۱۷۵ — قادیانیوں" نے احمدیت سے توبہ کرلی۔

یہ سارا مضمون سراسر جھوٹ اور فریب پر مبنی ہے۔ مضمون میں یہ تاثر دیا گیا ہے کہ گویا پریم کوٹ کے تمام احمدیوں نے نعوذ باللہ احمدیت سے تائب ہوکر جماعت احمدیہ سے لاتعلقی کا اعلان کردیا ہے۔ یہ محض ایک من گھڑت افسانہ ہے جو سرتاسر اپنی واہ واہ کرانے کی غرض سے تراشا گیا ہے۔ پریم کوٹ میں قریباً تین صد افراد پر مشتمل جماعت قائم ہے۔ یہ سب نہایت مخلص احمدی ہیں اور احمدیت کیلئے بڑی غیرت رکھتے ہیں۔ مولوی چشتی کی تبلیغ سے کوئی ایک احمدی بھی مرتد نہیں ہوا۔ سالہا سال پہلے کی بات ہے کہ گنتی کے چند احمدیوں نے تعلیم سلسلہ کے خلاف روش اختیار کرنے کی خاطر جماعت سے علیحدگی اختیار کرلی تھی ان کا جماعت کے ساتھ کوئی تعلق باقی نہ رہا تھا اور نہ وہ احمدی شمار ہوتے تھے۔ مولوی چشتی اور اس کے ساتھی صحافی راشد حجازی نے گنتی کے ان چند آدمیوں کے متعلق یہ ظاہر کرکے کہ ان لوگوں نے ان کی تبلیغ سے متاثر ہوکر اب احمدیت سے ارتداد اختیار کیا ہے سراسر ایک جھوٹا اور من گھڑت افسانہ تراشا اور ان کے معدودے چند نوعمر بیٹوں بیٹیوں کو شامل کرکے ان کی تعداد کو ۷۵ تک جا پہنچایا۔

اس سرتاپا من گھڑت جھوٹ اور فریب کا پردہ ان فوٹوؤں سے ہی چاک ہوجاتا ہے جو اخبار مذکور نے ثبوت کے طور پر مضمون کے ساتھ شائع کئے ہیں۔ یہ فوٹو تیرہ افراد کے ہیں۔ ان میں سے ایک فوٹو مولوی چشتی کا ایک اس کے بیٹے کا اور ایک اس کے ان پڑھ معاون مولوی بشیر احمد کا ہے یہ تین تو ان میں شمار ہو ہی نہیں سکتے جنہوں نے بقولکہ احمدیت ترک کی ہے۔ باقی دس فوٹوؤں کی حقیقت یہ ہے کہ یہ فی الاصل چار افراد کے فوٹو ہیں۔ ایک چودہ سالہ لڑکے محمد عاقل کی تصویر بدل بدل کر تین اشخاص کے طور پر چھاپی گئی ہے ایک تصویر سرور ولد شیر الکی ہے اسے بدل بدل کر چار اشخاص کی تصاویر کے طور پر شائع کیا گیا ہے اور اس طرح تاثر یہ دیا گیا ہے کہ گویا یہ ۱۰ افراد ہیں۔ حالانکہ فی الحقیقت ایک بچہ کو شامل کرکے یہ کل چار افراد بنتے ہیں۔ پھر یہ فوٹو بھی دھوکہ اور فریب سے لئے گئے ہیں۔ ان لوگوں کو قطعی کوئی علم نہیں تھا کہ ان کے فوٹو کیوں کھینچے جارہے ہیں۔ پھر جو بیانات ان کی طرف منسوب کئے گئے ہیں ان سے بھی وہ قطعی لاعلم ہیں۔ چونکہ ان افراد کا سالہا سال پہلے سے ہی جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے اور وہ پہلے ہی سے غیر احمدی ہیں اس لئے اس فریب دہی پر وہ سخت برہم ہیں

الغرض حقیقت یہ ہے کہ مولوی چشتی کے اکسانے پر کوئی ایک احمدی بھی مرتد نہیں ہوا ہے۔ چند آدمی ہیں جن میں سے دو ایک نے آج سے ۲۷ سال قبل اور دو ایک نے سات سال قبل اپنی قابل اعتراض روش کیوجہ سے جماعت سے علیحدگی اختیار کی تھی۔ ان میں سے اکثر اب اپنی اس غلطی پر ندامت کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔

حیرت اس بات پر ہے کہ یہ دونوں مولوی اور صحافی کہلا کر اتنا بڑا جھوٹ بولنے اور دنیا کو اخبار کے ذریعہ فریب دینے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے۔ یہ امر اور بھی زیادہ افسوسناک ہے کہ سراسر جھوٹ اور فریب کا یہ کاروبار اسلام کے مقدس نام پر چلایا جارہا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تاریکی کے ان مسافروں کو ہدایت دے۔ ان کے دلوں میں اپنا اور عاقبت کا خوف پیدا کرے تاکہ یہ جھوٹ اور فریب کی اس تجارت سے باز آئیں اور اسلام کے مقدس نام پر بٹہ نہ لگائیں۔ آمین۔

بحکم

دفتر وقف جدید اطفال کے ننھے منے مجاہدین کی تعداد ۱۰۰ تک پہنچ گئی

وقف جدید دفتر اطفال میں یک صد روپے یا زائد ادائیگی کرنے والے اطفال مرتاصرات ننھے منے مجاہدین کے نام سے موسوم ہیں۔ ان کے نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کے لئے بھجوائے جاتے ہیں۔ اور احباب جماعت کی دعاؤں کے حصول کے لئے الفضل میں شائع ہوتے ہیں۔

اب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں آخری فہرست ناموں کی بھجواتے ہوئے کل تعداد ۹۹ کی اطلاع بھی تحریر کی گئی تھی۔ حضور نے ازراہ شفقت اس پر ارشاد فرمایا

"یہ تعداد ۹۹ سے ۱۰۰ کرنے کے لئے میری دوسری بیٹی یاسمین رحمان کا نام بھی لکھ لیں۔"

(۱۰۰ روپے ارسال ہیں)

الحمد للہ خدام الاحمدیہ اور لجنہ کی تنظیموں کے تعاون سے ننھے منے مجاہدین (نامرات اور اطفال) کے نام دفتر میں موصول ہونے کا سلسلہ جاری ہے۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ایک ضروری اعلان

ربوہ۔ بینکوں کی تحلیل دین اور دوسری ایسی نفع مند سکیمیں جن میں ربوٰ کا شائبہ پایا جاتا ہے۔ یہ سب امور ان دنوں مجلس افتاء کے زیر غور ہیں۔ جب تک مجلس کے آخری فیصلہ کا اعلان نہ ہو اگر کوئی دوست کسی ذاتی معاملہ میں راہنمائی چاہتے ہوں تو دارالافتاء کو لکھیں۔

تمام پہلو خوب واضح کریں اور اگر کوئی مالی معاہدہ زیر نظر ہو تو اس کی شرائط بھی لکھیں۔

(ناظم دارالافتاء ربوہ)

خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

نئے اور پرانے پیچیدہ امراض

مثلاً بواسیر، دمہ، نزلہ، زکام، کھانسی، جلدی امراض، دماغی امراض، گردہ اور مثانہ کی پتھریاں بغیر اپریشن نکالنے، دل کی بیماریاں، عورتوں کے پوشیدہ امراض، بچوں، مردوں اور نوجوانوں کے امراض کا جرمن اور امریکن ہومیوپیتھک و بایوکیمک ادویات سے بذریعہ ڈاک بفضلہ تعالیٰ کامیاب علاج کروائیں یا خود تشریف لائیں۔

ہومیوپیتھک ڈاکٹر ایم اے رحمان آر۔ ایم۔ پی

شفاء

ہومیوپیتھک اسٹورز اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ